دریا

گرمی کی دوپہر میں

(از جناب مسعود الرحمٰن صاحب جاوید عثمانی)

چلچلاتی دھوپ میں سو پیچ و خم کھاتا ہوا — خوبصورت اژدہے کی طرح لہراتا ہوا
دوپہر کے خشمگیں سورج کو سینہ میں لئے — ہر قدم پر سینکڑوں تارے سے چمکاتا ہوا
لُو کی آتشناک آندھی میں سِمٹتا پھیلتا — سُرمگیں پودوں کو رازِ زیست سمجھاتا ہوا
دشت میں وحشی بگولوں کے جنوں سے کھیلتا — اور گھنیرے باغ کی چھاؤں میں اٹھلاتا ہوا
ساحلوں پر ریت کی چنگاریوں کے درمیاں — ایک بہتی کہکشاں کی طرح بل کھاتا ہوا
کالے کالے کہساروں میں گرجتا گونجتا — سبزہ زاروں میں نشیلے گیت برساتا ہوا
جست کرکے آبشاروں سے۔ ہلاکت خیز جست — دیو قامت ٹھوس چٹانوں کو ٹھکراتا ہوا
زندگی کے جوش میں اُمنڈا ہوا، بپھرا ہوا — موت کی وادی میں باغی زمزمے گاتا ہوا
زندگی کی گھاٹیوں میں ہر قدم پر ٹھوکریں — اور ہر ٹھوکر پہ جینے کی قسم کھاتا ہوا

دیکھنے والے! وقارِ زندگانی سیکھ لے
ہو سکے تجھ سے تو دریا کی روانی سیکھ لے
اس کا عزمِ زندگی مجبور ہو سکتا نہیں
یعنی دریا خشک ہو سکتا ہے ہو سکتا نہیں